

حرف آغاز

اس مقالے کے موضوع کے انتخاب میں میری مدد میرے نگران ڈاکٹر محمد سعید نے کی۔ میرا تجربہ تدوین کے خواہ سے زیادہ نہیں تھا۔ لیکن ایم۔ فل کے نصاب میں تدوین ایک الگ مضمون کے طور پر میرے لیے بنا تھا۔ اس مضمون میں کچھ زیادہ ہی دلچسپی تھی اور اسی دلچسپی کے سبب مجھ میں کام کرنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ یہاں جن خطوط کی تدوین کی گئی ہے وہ ذخیرہ پہلے ڈاکٹر محمد سعید کے گھر میں موجود تھا۔ اب ان خطوط کا ذخیرہ نقش ریسرچ سینٹر جی کی یو لا ہور میں موجود ہے۔

مقالے کا موضوع بننے والے ان پانچ منتخب مشاہیر میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر سلطانہ بخش، ڈاکٹر طاہر تونسوی اور ڈاکٹر شاہین مفتی کے خطوط ہیں۔ ان پانچ مشاہیر کا انتخاب اس لئے بھی کیا گیا ہے۔ کہ یہ خطوط ذخیرے میں باقی مشاہیر کی نسبت تعداد میں زیادہ تھے اور ان شخصیات سے ڈاکٹر سلیم اختر کے گھرے مراسم بھی تھے۔ جو تحقیقی مقالے کی شرط کو پورا کرتے ہیں۔ یہ تقریباً 252 خطوط ہیں جن کی تدوین حواشی کے ساتھ کی گئی ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ حواشی کے تحت تمام مطلوبہ معلومات فراہم کی جائیں۔ دراصل حواشی لکھنے کے لئے معلومات کی کھوج بے حد مشکل مرحلہ ہے۔ کیونکہ مکتب نگار اور مکتبہ دنوں کے درمیان آپس کا معاملہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے بعض باتوں تک رسائی ناممکن ہو جاتی ہے۔ ان تمام مباحث کو مقدمے میں تفصیل سے تایا گیا ہے۔ اس مقالے کی درجہ بندی یوں کی گئی ہے کہ سب سے پہلے ”مقدمہ“ ہے جس میں ان خطوط کی اہمیت اور اصول تدوین کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے بعد مکتب نگار کی مکتوبات مع حواشی دیے گئے ہیں۔ ان مکتب نگاروں کی درجہ بندی بھی زمانی اعتبار سے کی گئی ہے اس مقالے میں موجود تمام خطوط ڈاکٹر سلیم اختر کے نام لکھے گئے ہیں۔ سب سے آخر میں ضمیمے کے تحت ان پانچ مشاہیر کے ایک ایک خط کا عکس دیا گیا ہے۔ مقالہ مکمل ہونے پر سب سے پہلے میں اس ہستی کا شکر بجالاؤں گی جس نے انسان کو علم سکھایا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو ہدایت کا ذریعہ بنایا۔ اس کے بعد اپنے نگران پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید کی بے حد

شکرگزار ہوں جنہوں نے میری رہنمائی کی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید جیسے مشق استاد کی نگرانی میر آنایرے لیے باعث اعزاز ہے۔ انہوں نے ہمیشہ خصوصی توجہ سے مسائل سن کر رہنمائی کی تحقیق و تدوین سے متعلقہ کتب اور مواد فراہم کیا۔ شاید یہی وجہ ہے ڈاکٹر محمد سعید کے کمرے میں طلبہ کی ایک بڑی تعداد ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ جو مسائل کے حل کے لیے رہنمائی اور مشاورت حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ ان طلبہ کی خوش دلی اور ہمدردی سے رہنمائی فرمائی ہے۔ متن پڑھنا اور اس کی جانچ اور خاص طور پر ایسے خطوط جن پر تاریخ اور سال درج نہ تھا۔ اس سب کے لیے بہت وقت درکار تھا۔ انہوں نے کبھی اکتاہٹ کا اظہار نہیں کیا بلکہ خوش دلی کے ساتھ گھنٹوں کام کروایا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید کا میں جتنا بھی شکریہ ادا کروں وہ بہت کم ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے باعث مجھ میں کام کرنے کی تحریک پیدا ہوئیں اور یہ مقالہ مکمل ہوا۔

ان تمام شخصیات کی بے حد منون ہوں جنہوں نے مجھے فون پر ہی اپنے بارے میں سوانحی معلومات اور حواشی کے لیے درکار معلومات فراہم کی۔ جی سی یونیورسٹی کے لاہبریرین منظور حسین نے میری بے حد مد کی لاہبریرین عمر نے بھی کتب کی فراہمی میں مدد کی۔ اسٹنٹ لاہبریرین اسماء شہزادی نے بھی لاہبریری میں موجود غیر مطبوعہ مقالات کی فراہمی میں مدد کی اسٹنٹ لاہبریرین عمران اسلم نے بھی کتب کی فراہمی میں میری بے حد مدد کی۔

اس کے علاوہ پی جی لاہبریری کے لاہبریرین نوید انور نے پرنسل کوکش میں سے کتب اور مواد کی فراہمی میں میرے ساتھ بھر پور تعاون کیا۔ ان سب کی میں شکرگزار ہوں۔ ان سب کی بدولت یہ مشکل کام تکمیل تک پہنچا۔ میں اپنے والدین کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ جن کی شفقت، دعا میں اور پیار ہمیشہ میرے ساتھ رہیں۔ شفقت اور پیار کا ذکر ہوا اور میں ڈاکٹر محمد ہارون قادر کو بھول جاؤں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا میں ڈاکٹر محمد ہارون قادر کی شفقت اور پیار کے لیے بے حد منون ہوں۔

آخر میں اپنے کپوزر ارشد نور کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے محدود وقت میں میرا کام مکمل کیا۔ میری دعا ہے کہ میری یہ کاوش اردو ادب میں مفید و معاون ثابت ہو۔